Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

# The Interpretation and Understanding of *Hadiyah-e-Na'at* and *Salat wa Salam* in Honour of the Leader of Both Worlds (peace be upon him)

## ہدیہ نعت اور صلوۃ وسلام بحضور سرور کونین ﷺ کی تعبیر و تفہیم

**Muhammad Usman Saddiqee**
Ph.D Scholar Islamic Studies
Department of Islamic Studies, Govt. College University Faisalabad
**Email:** usaddiqee@gmail.com

**Prof. Dr. Humayun Abbas**
Dean Faculty of Islamic and Oriental Learning
Govt. College University Faisalabad
**Email:** drhumayunabbas@gcuf.edu.pk

## Abstract

"In the specific Perspective of the unique status of the Prophet hood of the last prophet, MOHAMMAD peace be upon him, slaat-o- slaam and Na'at is one of the basic important and sensitive topics. Basically it is derived from the fundamental sources of Islam and based on the holy Qur'an as Allah Almighty says إِنَّ اللَّهَ وَمَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيما .All the Prophets of Allah have equal status being the prophets and Allah showered His special blessings on them, however their specialties have also determined by Allah. So this is one of the specialties of the last prophet MOHAMMAD peace be upon him that Allah has ordered the believers/ the Muslims to present the gift of درود و سلام to the Prophet peace be upon him as maximum as possible. It is the best of all وظائف caused blessings of Allah and His nearness to the Ummah/ the believers. Due to this special importance of the topic the believers have been taking interest consciously from the very beginning of the Islamic history in this regard. Along with it, Na'at saying pious and noble tradition is also found throughout the history of Islam which started from the early Prophetic period in Arabic and spread throughout the world languages. Na'at is the description of the Prophetic qualities and characteristics expressing the devotion and affiliation of the believers to the holy Prophet peace be upon him. The cause to develop


OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 29, 2025

the following article is to throw light on the comprehensive meanings of the above said specific terminologies."

**Keywords:** The Last Holy Prophet, Salaat-O-Salam, Qur'aan, The Specific Blessing, The Believers, The Noble Tradition

## لفظ نعت کی لغوی بحث و تحقیق

نعت بنیادی طور پر عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لغوی یا لفظی معانی تعریف و تحسین کرنا یا اچھے اور عمدہ اوصاف کا بیان ہے۔

صاحب لسان العرب نے لکھا:

''نعت: انعت وصفك الشئ تنغه بما فيه و تبالغ في وصفه والنعت: ما نعت به نعت ينعته نعتا . وصفه و رجل ناعت من قوم ناعت۔''[1]

(نعت سہ حرفی لفظ ہے۔ کسی شئے کے وصف کو بیان کرنا اور ان کے وصف میں مبالغہ کا پایا جانا۔ اسی طرح کسی شخص کو قوم سے ممتاز کرنے کے لیے اس کی تعریف کو بیان کرنا۔)

بقول ابن الاثیر:

''النعت وصف الشئ بما فيه من حسن ولا يقال في البقيع الا يكلف متكلف فيقول نعت سوء والوصف يقال في الحسن والقبيح وناعتون و ناعتن جميعا موضع يقال الراعي''[2]

(نعت کسی بھی شے میں پائے جانے والے حسن و جمال اور نعت کا لفظ خوبی کے لیے استعمال ہو گا نہ کہ قبیح فعل کے لیے۔)

زبیدی نے تاج العروس میں لکھا:

''(انعت كالمنع ) اى في كونه مفتوح العين في الماضي والمضارع (الوصف) تنعت الشئ بما فيه و تبالغ في وصفه وانعت ما نعت به نعته ينعته نعتا وسفه و رجل ناعت من قوم نعات '' [3]

(لفظ (نعت) جب اس کا مادہ مفتوح العین سے ہو گا تو ''وصف'' کے معنی میں آئے گا۔ کسی بھی شے کا جمال اور اس کی صفت میں مبالغہ سے کام لیا جائے تو اس وقت نعت کا لفظ بولا جاتا ہے۔)

مولوی نور الحسن نیر (نور اللغات) میں رقم طراز ہیں

نعت (ء : بالفتح):

یہ لفظ بمعنی مطلق وصف ہے لیکن اس کا استعمال آں حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ستایش و ثنا کے لیے مخصوص ہے ۔''[4]

[1] ۔ابن منظور، لسان العرب، بیروت: دار صادر ، ١٤١٤ھ، ص ٦٦٨

[2] ۔ابن منظور، لسان العرب، ص ٦٦٨

[3] ۔زبیدی، تاج العروس، مصر: مطبعة الخیریة، ٩٣/١

OPEN ACCESS



CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

ولیم ٹامس نے کہا:

”نعت ينعت نعتا وانتعت کسی چیز جو بیان کرنا یا کسی کی اچھائی بیان کرنا۔“(5)

فرہنگ آصفیہ میں اس کی یہ تعریف بیان کی گئی:

”تعریف و توصیف، صفت و ثنا۔ اور خاص طور پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف۔“(6)

لغات فارسی کے مصنف نے نعت کی لغوی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھا:

”تعریف۔ صفت اور خاص طور پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیاں بیان کرنا۔ اوصاف بیان کرنا۔“(7)

مولوی فیروز الدین نے لکھا:

”نعت: صفت۔ تعریف۔ تعریف کرنا۔ خاص کر آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف۔ یعنی خاص طور پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں تعریف کرنا۔“(8)

فرہنگ ادبیات میں مصنف یوں تعریف بیان کی:

”حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں کلام شاعری کی صورت میں۔“(9)

مذکورہ قوامیس میں نعت کے مختلف معانی پائے جارہے ہیں مگر چند معانی، مفاہیم قدر مشترک ہیں جیسا کہ المنجد، لسان العرب، تاج العروس، معجم العربیہ، فرہنگ آصفیہ، لغات فارسی، فیروز اللغات، فرہنگ ادبیات میں نعت کے معنی میں 'تعریف' سب نے مراد لیا ہے. مگر لسان العرب اور تاج العروس چونکہ دونوں عربی لغات ہیں اور ان میں نعت کا جو مفہوم بیان ہوا ہے اس کی تفصیل یوں بیان کی جاسکتی ہے کہ نعت کسی شے کی خوبی یا وصف کو اس طرح بیان کرنا ہے کہ اس میں مبالغہ سے کام لیا جائے اور قبیح کا ذرہ بھر شائبہ نہ ہو۔ صاحب لسان العرب نے ابن عربی کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ نعت رسول اللہ ﷺ کی صفت کو بھی کہتے

[4]۔ نورالحسن نیّر کاکوروی، مولوی، نوراللغات ، قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، نئی دہلی، 1998ء، ص 833
[5]۔ ولیم ٹامس، عربی انگلش ڈکشنری، المحتتف پرنٹنگ آفس، قاہرہ، ۱۸۸۸ء، ص ۶۰۵
[6]۔ دہلوی، سید احمد، مولوی، فرہنگ آصفیہ، دہلی: شبلی اکیڈمی، ۱۹۷۴ء، ۵۷۹/۴
[7]۔ لغات فارسی، الہ آباد: لالہ رام نرائن لال بنی مادھو، ۱۹۳۱ء، ص ۹۰۴
[8]۔ فیروز دین، مولوی، فیروز اللغات، دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس، س ن، ص ۶۸۳
[9]۔ سلیم شہزاد، فرہنگ ادبیات، مالیگاؤں (انڈیا): منظر نما پبلشرز، ۱۹۹۸ء، ص ۷۰۹

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

ہیں۔اسی طرح صاحب تاج العروس نے بھی نعت کو رسول اللہ ﷺ کی صفت کہا ہے مگر صاف طور پر ان لغات سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ نعت کا حقیقی معنی کیا ہے۔ بیان کردہ عربی کی لغات سے اخذ کردہ لغوی تشریحات سے لفظ نعت سے متعلق اردو اور فارسی زبان میں جو تصور پایا جاتا ہے اس کا مکمل اظہار نہیں ہوتا۔ عربی میں رسول کریم ﷺ کی تعریف و توصیف میں جو اشعار کہے گئے تھے ان کو نعت تو نہیں مگر اہل عرب مدحیہ رسول اللہ ﷺ کا نام دیا کرتے تھے اور اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ لفظ "نعت" کو رسول ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کرنے والے مدحیہ نظم کے طور پر استعمال کرنے کا سہرا اردو والوں کو جاتا ہے۔ برصغیر پاک وہند کے نامور سیرت نگار، عظیم محقق پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی جن کا شماریوں دنیائے علم میں ایک عظیم محقق کے طور پر ہوتا ہے۔ان کا پی ایچ ڈی کا مقالہ جس کا موضوع "برصغیر پاک وہند میں عربی نعتیہ شاعری" تھا.انہوں نے بڑے واضح دلائل پر مبنی اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔موصوف نے اپنے تحقیقی مقالہ میں لفظ "نعت" کا استعمال بہت کم کیا ہے. مگر کثرت کے ساتھ لفظ نعت کی بجائے مدح النبی ﷺ کا تذکرہ کیا ہے۔ جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نعت کے لیے مدح کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔چونکہ نعت کی اصطلاح بعد میں آئی۔ حضور نبی کریم ﷺ یعنی حیات النبی،حیات صحابہ، حیات تابعین میں بھی یہی لفظ مستعمل رہا ہے۔لہذا لفظ مدح اور نعت ان دونوں کو ایک دوسرے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔موصوف مدحت سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

> "مدحت سرکار دوجہاں ﷺ وہ صنف سخن ہے جس کی خدمت میں نسل انسانی کا ہر طبقہ شریک ہے.اس میں رنگ ونسل، تہذیب وتمدن، یا زبان وملک کی غیریت راہ نہیں کاٹتی، خواہشات، جذبات میلانات اور محرکات مختلف ہو سکتے ہیں مگر اس مرکز اتحاد پر سب ایک سے خلوص اور ایک سی عقیدت کے ساتھ حاضر ہیں۔یہ وہ مقام اتصال ہے جہاں اجنبیت کا احساس مٹ جاتا ہے اور بین الاقوامی معاشرت کی جھلک نظر آتی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ دنیائے فن کی ہم نظری کا سب سے بڑا مظہر مدح رسالت ہی ہے۔مدحیہ ادب کا مطالعہ دراصل آفاقی ادب کا مطالعہ ہے جیسے جیسے دوریاں مٹ رہی ہیں یا جوں جوں انسان انسان سے قریب آرہا ہے۔مدحیہ شاعری کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔"(10)

## نعت کا اصطلاحی مفہوم

اصطلاح سے مراد کسی بات کے معنی ومفہوم کا معروف طور پر مروج ہو جانا ہے۔چنانچہ ایسے جملے اور اشعار جن میں خاص طور پر حضور نبی کریم ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی جائے یعنی ایسا کلام یا ایسی نظم یا ایسے جملے جن میں حضور نبی کریم ﷺ کی صفات، خوبیاں، آپ ﷺ کی خوبصورتی، آپ کا حسن وجمال، آپ کے شمائل، خصائص بیان کیے جائیں۔اس کو مدح النبی یعنی نعت نبی کہتے ہیں۔صاحبِ فرہنگ ادبیات سلیم شہزاد کے بقول:

[10] ۔قریشی، ڈاکٹر محمد اسحاق، برصغیر پاک وہند میں عربی نعتیہ شاعری، لاہور: مرکز معارف اولیا محکمہ اوقاف، دسمبر ۲۰۰۲ء، ص ۱۸

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

"نعت پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی تعریف و توصیف کا حامل کلام، نعت شاعری کی مختلف ہیئتوں میں کہی گئی ہے اور مثنوی اور طویل بیانیے نظموں کی یہ روایت رہی ہے کہ ابتدا نعت سے کی جائے۔ عربی اور فارسی کے اثر سے جس طرح اردو مرثیے میں محض واقعات کربلا کو نظم کر دیا جاتا ہے اسی طرح نعت ایک موضوع صنف سخن ہے۔ جس میں قصائد، منظوم واقعات سیرت، غزلیں، رباعیات اور مثنویاں سبھی ہیئتیں شامل ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ اپنی حیات مبارکہ ہی میں اس شاعری کے زندہ موضوع بن گئے تھے اور آپ ﷺ نے کعب بن زبیر، لبید بن ربیعہ، کعب بن مالک اور حسان بن ثابت سے اپنی نعتیں سماعت فرمائیں۔ عربی سے نعت فارسی میں آئی تو اسے حافظ، سعدی، صائب اور عرفی جیسے شعرا میسر آئے۔ ہندوستان میں خسرو، نظامی اور بیدل نے فارسی نعتیں کہیں۔ خسرو نے اسے ہندوستانی بولیوں میں بھی رواج دیا۔اردو کے تشکیلی دور میں متعدد صوفی شعرا نے اس صنف نے طبع آزمائی کی اور بطور ایک زبان اپنی حیثیت سے منوا لینے کے بعد اردو کے سبھی چھوٹے بڑے شعراء کے یہاں اس کی مثالیں تخلیق ہوئیں۔اگرچہ انیس و دبیر نے جس طرح صرف مرثیے میں اپنے فنی کمال دکھائے اسی طرح صرف نعت سے منسلک کوئی کلاسیکی شاعر اردو کو نہیں ملا۔البتہ یہ سعادت دور جدید کے بہت سے شعرا کو حاصل ہے۔انیسویں صدی کے اواخر میں الشیخ احمد رضا خان اور محسن کاکوروی نے اپنے شعری اظہار میں صرف نعت کو جگہ دی جن کا کلام آج بھی زبان زد عام ہے۔ان کے بعد نعت پھر اپنی روایتی حدود میں سمٹ گئی یعنی مثنوی کی ابتداء یا غزل کے چند اشعار میں اس ضمن میں "مسدس حالی" کی یہ اہمیت ہے کہ اس کے اختتام پر شاعر نے حضور پاک ﷺ سے خطاب کیا ہے۔حالی کے بعد حفیظ جالندھری کا "شاہنامہ اسلام" جس میں سیرت کے مضامین باندھے گئے. جدید نعت نگاری کے لیے مہمیز بن گیا۔اقبال کی شاعری عشق رسول کے تجربہ پسند شعری اظہار کی مثال ہے۔اس میں نعت کے عنوان سے کوئی نظم نہیں ملتی لیکن رسول اللہ ﷺ کے افکار کی شاعرانہ تفسیر و توضیح نے اقبال کی کئی نظموں کو نعتیہ رنگ دے دیا ہے۔"(11)

مذکورہ حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی توصیف و تعریف کسی شکل میں کی جائے نعت ہے۔

شمیم احمد اپنی تصنیف "اصناف سخن و شعری ہیئتیں" میں رقم طراز ہیں اور نعت کی تعریف و مفہوم بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں:

"ایسے اشعار جن میں حضور سرکار دوعالم ﷺ کے اوصاف بابرکات کا ذکر بہ توصف و عقیدت ہو شعری اصطلاح میں "نعت" یا "نعتیہ شاعری" کہلاتے ہیں. نعتیہ شعار بالعموم کسی نظم یا مثنوی کے شروع میں لائے جاتے ہیں۔ ویسے نعتیہ نظم علیحدہ سے بھی لکھی گئی ہیں اور یوں ہمارے یہاں نعتیہ شاعری خاص معقول روایت رہی ہے۔ نعتیہ قصیدے بھی بکثرت لکھے گئے ہیں۔"(12)

"تذکرہ نعت گویاں اردو" کے مصنف موصوف پروفیسر سید یونس شاہ نعت کا تعارف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"نعت کا مفہوم اہل نعت کے نزدیک ان اچھی صفات، عادات و فضائل کا بیان کرنا ہے۔ جو خلقتاً و تبعاً کسی شخص میں پائی جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ نعت کا لفظ حضور محمد ﷺ کی ذات اقدس کی تعریف و توصیف کے لیے مختص ہو گیا ہے۔"(13)

11۔ سلیم شہزاد، فرہنگ ادبیات، ص ۱۰۷

12۔ شمیم احمد، اصناف سخن و شعری ہیئتیں، جہانگیر آباد: کوالٹی آفسیٹ پرنٹنگ پریس، ۱۹۸۱ء، ص ۲۰۷

13۔ سید یونس شاہ، پروفیسر، تذکرہ نعت گویان اردو، ایبٹ آباد: الگیلان پبلشرز، ۱۹۸۲ء، 1/1


OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

ڈاکٹر ابو محمد سحر لکھتے ہیں:

"نعت کی کوئی مستقل ساخت نہیں ہے بلکہ وہ اردو میں مروجہ جملہ اصناف سخن کی ساخت میں کہی جاتی ہے۔ نعت ابتدا میں قصیدہ کی شکل میں کہی جاتی تھی۔ وجہ یہ ہے کہ عربی کی شاعری میں جہاں نعت کی پیدائش ہوئی ہے۔ مافی الضمیر کے اظہار کے لیے قصیدہ کی شکل مروج تھی۔"(14)

ثابت ہوا کہ مختلف محققین کی آراء کے مطابق نعت حضور نبی کریم ﷺ کی تعریف و ثنا کی شکل میں نظم و شعر کے طور پر ملتی ہے۔ اگرچہ منثور شکل اوصاف نبوی کے بیان کے لیے سیرت طیبہ کی اصطلاح ہے۔ کہیں قصائد کی شکل میں کہیں نظم کی صورت میں اور کہیں مثنوی کی شکل میں موجود ہیں۔ یہ ایک ایسا خوبصورت عنوان ہے کہ دور نبوت سے لے کر آج تک بلکہ ہر دور میں نعت/مدح کے حوالے سے شعراء نے ہدیہ عقیدت پیش کیا ہے۔ نعت عربی میں ہو یا فارسی میں یا اردو میں ہو۔ ہر شعر اپنے اندر حسن نبوت کا تذکرہ لیے ہوئے ہوتا ہے۔ عربی، فارسی اردو نعت کے چند نمونے درج ذیل ہیں:

بقول شاعر:

إذا اِجتَمَعَت يَوماً قُرَيشٌ لِمَفخَرٍ فَعَبدُ مَنافٍ سِرُّها وَصَميمُها فَإِن حُصِّلَت أَشرافُ عَبدِ مَنافِها فَفي
هاشِمٍ أَشرافُها وَقَديمُها فَإِن فَخرت يَوماً فَإِنَّ مُحَمَّداً هُوَ المُصطَفى من سِرِّها وَكَريمُها(15)

(اگر قبیلہ قریش کے افراد کبھی یہ طے کرنے کے لیے جمع ہوں کہ ان کا سرمایہ افتخار کیا ہے؟ تو ان کو معلوم ہوگا، ان کے اندر جو عبد مناف کی شاخ ہے، وہی اس پورے قبیلہ کی روح رواں اور اصل ہے اور عبد مناف کے سردار اکٹھا ہو کر جستجو کریں کہ ان کی عظمت کا راز کیا ہے تو وہ بنو ہاشم میں اپنی سربلندی اور اصلیت کا سراغ پائیں گے اور بنو ہاشم کسی بات پر فخر کرنا چاہیں تو ان کو معلوم ہوگا کہ محمد ﷺ ان سب میں منتخب ترین، پسندیدہ ترین، باعثِ عظمت و سربلندی ہیں)

بقول حافظ شیرازی:

اے خسرو خوبان نظرے سوئے گدا کن
رحمے بمن سوختہ بے سر و پا کن
دارد دل درویش تمنائے نگاہے
زاں چشم سیہ مست بیک غمزہ روا کن (16)

(اے حسینوں کے بادشاہ فقیر پر ایک نظر کر۔ مجھ جلے ہوئے بے سروپا پر رحم کر۔ فقیر کا دل ایک نگاہ کا آرزومند ہے۔ اس مست، کالی آنکھ کی ایک ادا سے حاجت روائی کر دے۔)

14۔ ابو محمد سحر، ڈاکٹر، اردو میں قصیدہ نگاری، لکھنؤ: نسیم بک ڈپو، ۲۰۰۰ء، ص ۱۳۰

15۔ ابن ھشام، السیرۃ النبویۃ، بیروت، ۱۹۶۹ء، ۱/۱۵۶

16۔ محمد احتشام الدین حقی دہلوی، دیوان حافظ (منظوم اردو ترجمہ)، دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۱۱ء، ص ۲۷۹

OPEN ACCESS

CC BY

بقول سلطان محمد قلی قطب شاہ:

دیا بندہ کوں حق نبی کا خطاب
حکم دے دیا نور جوں ماہتاب[17]

مذکورہ فارسی کلام حافظ شیرازی کا ہے اردو کا نعتیہ شعر سلطان محمد قلی قطب شاہ جو کہ اردو کا پہلا شاعر تھا اسی نے ہی حافظ شیرازی کی ۵۰ غزلوں کا دکنی اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

## صلاۃ وسلام کا مفہوم

صلوۃ وسلام یہ دونوں الفاظ جن کا ذکر قرآن وحدیث میں ہے۔ سیرت نگار اور شعرا اپنے کلام میں استعمال کرتے ہیں۔ان دونوں الفاظ کی لغوی اصطلاحی شرح درج ذیل ہے۔

### صلوۃ

بہت سے اہل لغت کا خیال ہے کہ صلاۃ کے معنی دعا دینے، تحسین وتبریک اور تعظیم کرنے کے ہیں۔ چنانچہ محاورہ ہے ''صلیت علیہ'' کہ میں نے اسے دعا دی، نشوونما دی اور بڑھایا۔[18]

بعض علماء نے کہا کہ لفظ صلوۃ حقیقت میں ''صلاء'' سے مشتق ہے۔اس لیے ''صلی الرجل'' کے معنی ہوئے اس شخص نے عبادت کرکے اپنے اپ کو صلاء یعنی جہنم کی آگ سے نجات حاصل کی۔

اسی طرح حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ والہ وسلم میں ہے:

''إذا دعي احدكم إلى طعام فليجب، فإن كان صائما فليصل يعني الدعاء''[19]
(جب کسی کو کھانے پر بلایا جائے اسے چاہیے کہ قبول کرلے۔ اگر روزہ دار ہے تو ان کے لیے دعا کرکے واپس چلا جائے۔)

صاحب لسان العرب نے صلاۃ کے معانی یہ بیان کیے:

''والصلاۃ۔دعاء،استغفار،الصلوۃ۔رکوع وسجود۔''[20]

[17]۔سیدہ جعفر، ڈاکٹر، کلیات محمد قلی قطب شاہ، نئی دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۸۵ء، ص ۳۰۳

[18]۔اصفہانی، امام راغب، مفردات القرآن، مترجم: محمد عبدہ فیروزپوری، لاہور: عرفان افضل پریس، س ن، ۲۸/۲

[19]۔شیخ علی متقی ابن حسام الدین الہندی، کنزالعمال، بیروت لبنان: موسسۃ الرسالۃ، ۱۳۸۲ء، ۱۲۷۳/۹، ۱۲۷۴


CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

المنجد میں اس کے درج ذیل معانی بیان کیے گئے ہیں:

"صلي صلاۃ ۔دعا کرنا، نماز پڑھنا۔۔اللہ علیہ۔برکت دینا۔اچھی تعریف کرنا۔ صلوات و اصلاء الصلوۃ او الصلوۃ۔دعا۔نماز۔تسبیح۔من اللہ۔رحمت۔"(21)

فیروز الدین مراد آبادی نے لکھا:

"صلوۃ۔نماز، دعا، درود، استغفار، رحمت، مغفرت، آمرزش۔اسی لفظ کے معانی دعا، درود بندے کی جانب سے اور مغفرت ور حمت اللہ کی جانب سے۔
صلوات۔نمازیں، درود۔فارسی میں یہ لفظ لام کے سکون سے مستعمل ہے۔
ﷺ: ان پر خدا کی رحمت اور سلامتی ہو۔حضور نبی کریم ﷺ کا نام سننے یا کہنے پر مسلمانوں یہ کلمہ پڑھتے ہیں۔(22)

فرہنگ آصفیہ میں ہے:

"صلاۃ (اسم مونث) سے مراد درود، رحمت خدا، آمرزش۔
صلوات (اسم مونث)۔صلوۃ کی جمع، خدا تعالیٰ کی طرف سے درودیں، برکتیں، رحمتیں۔
صلی علی۔فعل متعدی۔درود بھیجنا، درود پڑھنا۔کسی عمدہ خوشبو یا خوبصورت آدمی سے خوش ہو کر اپنے پیغمبر کو یاد کرنا، واہ واہ کرنا، تعریف و توصیف کے واسطے زبان کھولنا۔"(23)

مذکورہ قوامیس کی تحقیق سے یہ پتہ چلتا ہے کہ لفظ صلوۃ کے لغوی معنی دعا کرنا، درود، نماز پڑھنا، نماز تسبیح، استغفار، رحمت کے ہیں۔کیونکہ اہل ایمان و اسلام میں دستور ہے کہ جب کسی خوبصورت چیز یا عمدہ چیز کو دیکھتے یا اس کی خوشبو سونگتے ہیں یا کوئی قابل تعریف بات سنتے ہیں تو اسی لیے حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ تمام تر خوبیاں انہی کے طفیل سے دیکھنے میں آئیں۔

لفظ صلوۃ کا اصطلاحی مفہوم بھی یہی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی تعریف کی جائے ہدیہ درود پیش کیا جائے۔کیونکہ قران مجید میں واضح ہے:

"اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا"(24)

20۔ابن منظور، لسان العرب، ۲۳۸/۴
21۔لوئیس معلوف، المنجد، ص ۷۰۱۔۷۰۲
22۔فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات، حصہ دوم، ص ۱۰۳
23۔سلیم شہزاد، فرہنگ آصفیہ، ۲۲۴/۳
24۔الاحزاب ۵۶:۳۳


OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

(بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی مکرم ﷺ پر درود بھیجتے رہتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔)

اس آیت کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم ﷺ پر صلوۃ بھیجتا ہے۔اس حوالے سے بہت سی کتب میں محدثین،ائمہ لغات نے تحریر کیا ہے جس کے بارے میں امام ماوردی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو اپنے محبوب پر صلات بھیجتا ہے اس کا معنی "العظیم" ہے۔

امام فخر الدین رازی اور امام راغب اصفہانی نے بھی لکھا ہے کہ اللہ رب العزت کا حضور نبی کریم ﷺ پر صلوۃ بھیجنا، ملائکہ کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف اور عظمتوں کا اظہار کرنا ہے۔قرآن مجید میں کئی مقامات پر لفظ صلوۃ آیا ہے۔سورہ انفال، توبہ، انعام، اعراف، نور، بقرہ، نساء، مائدہ، الاسراء، ابراہیم، الرعد، مریم، طہ، حج، انبیاء، المومنون، النمل، عنکبوت، روم، لقمان، فاطر، الشوری، مجادلہ، جمعہ، المعارج، مزمل، البینہ، الماعون۔اگر ان سورتوں کا مطالعہ کیا جائے تو لفظ صلاۃ آیا ہے مگر مجد الدین فیروز آبادی کی معروف تالیف ’’بصائر ذوي التمييز في لطائف الكتاب العزيز للفيروزابادي‘‘ میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ۱۰۰ آیات ایسی ہیں جن میں لفظ صلاۃ استعمال کیا ہے اور نبی کریم ﷺ کی اُمت کو پیغام دیا ہے کہ ان پر عمل کرنے سے مقام و مرتبہ اور کرامت نصیب ہوتی ہے اور ترک کر دینے والوں کے لیے سزا ملامت کی وعید سنائی گئی ہے اور لفظ صلوۃ کے تیرہ معانی بیان کیے ہیں:

’’صلوۃ بمعنی دعا، استغفار، رحمت، صلوۃ خوف، صلوۃ جنازہ، صلوۃ عید، صلوۃ جمعہ، جماعہ، صلوۃ سفر، صلوۃ الامم، کنائس الیہود، صلوۃ الخمس بمعنی اسلام۔‘‘[25]

اسی طرح علامہ ابن قیم نے اپنی معروف تصنیف جلاء افہام میں صلوۃ کے دو معنی مراد لیے ہیں۔یعنی علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ لفظ صلوۃ کی اصل دو معنوں کی طرف لوٹتی ہے اولاً دعا اور تبریک ثانیاً عبادت۔[26]

جیسا کہ قرآن مجید کی سورہ توبہ میں ارشاد ہے:

’’خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ‘‘[27]

(آپ ان کے مالوں سے صدقہ لیں اور یوں ان کو اس کے ذریعے سے پاک کریں اور ان کے لیے دعا فرمائیں۔آپ کی دعا ان کے لیے سکون کا باعث ہے۔)

25۔ مجد دین فیروز آبادی، علامہ، ’’بصائر ذوي التمييز في لطائف الكتاب العزيز للفيروزابادي، ۴۳۵/۳

26۔ ابن قیم جوزی، جلاء الافہام، دار ابن جوزی، ۲۰۱۱ء، ص ۵۵

27۔ توبہ ۹: ۱۰۳

OPEN ACCESS



CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

قرآن مجید یعنی صحیفہ انقلاب کی آیت کریمہ سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اپنے حبیب مکرم ﷺ سے فرما رہی ہے کہ اے حبیب آپ ان کے لیے دعا کریں کیونکہ آپ کا دعا کرنا ان کے لیے سکون کا باعث اور باعث اجر ہے۔

لفظ صلوۃ کے مندرجہ بالا تمام معنی و تعریفات کو اگر دیکھا جائے تو خاص کلیہ واضح ہوتا ہے کہ

- جب صلوۃ کی نسبت اللہ رب العزت کی طرف کی جائے تو اس کا معنی ہوتا ہے اللہ رب العزت کی ذات رحمت نازل فرماتی ہے۔
- جب صلوۃ کی نسبت بندے کی طرف کی جائے تو اس کا مفہوم رکوع و سجود، نماز پڑھنا، درود و سلام پیش کرنا ہوتا ہے۔
- جب صلوۃ کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ فرشتے درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ استغفار اور دعا کرتے ہیں۔
- جب صلوۃ کی نسبت کائنات کے منافر کی جانب کی جائے تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ یہ چیزیں/عناصر تسبیح پڑھتی ہیں۔

جہاں مفسرین اور سیرت نگاروں نے صلوۃ کے لفظ کو استعمال کیا۔ نعتیہ ادب میں بھی لفظ صلوۃ کی اصطلاح شاعری میں بھی مستعمل ہے جس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

الصلوٰۃ اے باعثِ تکوین و ختم المرسلین — السلام اے صدرِ بزمِ اولین و آخرین
الصلوٰۃ اے صورت و معنی طٰہٰ الصلوٰۃ — السلام اے ظاہر و باطن مراد یاو سین
الصلوٰۃ اے ناسخ توریت و انجیل و زبور — السلام اے حاملِ قرآن ھدی للمتقین
الصلوٰۃ اے آستانت قبلہ گاہ جان و دل — السلام اے ذاتِ پاکت کعبہ ایمان و دین
الصلوٰۃ اے فرشیان را آیۂ رحمت توئی — السلام اے عرشیانِ را نیز برہانِ مبین
الصلوٰۃ اے شرح ما اوحیٰ لب ارشادتو — السلام اے حجرہ تو مکتبِ روح الامین (28)

## سلام

مادہ اشتقاق سلم ہے۔ سلام کے لغوی معنی ہیں طاعت و فرمانبرداری کے لیے جھکنا، عیوب و نقائص سے پاک اور بری ہونا، کسی عیب یا آفت سے نجات پانا، سلام کے ایک معنی صلح کے بھی ہیں۔ سلام اسماء الحسنیٰ کے یعنی اللہ کی صفاتی ناموں میں سے بھی ہے کیونکہ اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے۔

فیروز اللغات میں ہے:

”سلام: سلامتی کی دعا، سلام کرنا، عیب سے بچنا، بے عیبی، بے آزاری، اللہ تعالیٰ کا نام۔“(29)

[28] ۔عبدالباری معنی اجمیری، مولانا، نقوش، رسول نمبر، مدیر: محمد طفیل، جنوری ۱۹۸۴، لاہور: ادارہ فروغ اُردو، ۵۳۰/۱۰
[29] ۔فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات، حصہ دوم، ص ۴۲


OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

فرہنگ ادبیات کے مصنف نے سلام کے معنی یہ بیان کیے ہیں:

’’سلام: غزل کی ہیت میں لکھے گئے واقعات، سلام میں مرثیے کا موصوعی تسلسل نہیں ہوتا اکثر لفظ سلام "السلام" ردیف میں آتا ہے یا صرف ایک شعر میں یہ لفظ آ جائے تو تخلیق سلام ہی کہلاتی ہے۔ نعت اور منقبت میں بھی سلام کہے جاتے ہیں۔‘‘(30)

اس حوالے سے مولانا شبلی کہتے ہیں غزل کی جتنی بھی "لے" ہیں وہ اس قدر کانوں میں رچ چکے ہیں ان لوگوں یعنی جو مرثیہ گو شعراء تھے انہیں بھی اس انداز میں کچھ نہ کچھ کہنا پڑتا تھا۔(31)

قرآن مجید کی روسے سلام کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر سلام کا لفظ آیا ہے جن میں اللہ رب العزت نے اپنے برگزیدہ انبیاء، صلحاپر سلام بھیجا ہے۔

’’وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا‘‘(32)

(اور یحیی پر سلام ہو ان کے میلاد کے دن اور ان کی وفات کے دن اور جس دن وہ زندہ اٹھائے جائیں گے۔)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف نسبت کلام کرتے ہوئے ایک فرمایا:

’’وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا‘‘(33)

(اور مجھ پر سلام ہو میرے میلاد کے دن اور میری وفات کے دن جس دن میں زندہ اٹھایا جاؤں گا۔)

’’قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰي عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى‘‘(34)

(فرمادیجیے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اس کے منتخب بندوں پر سلامتی ہو۔)

’’وَسَلٰمٌ عَلَي الْمُرْسَلِيْنَ‘‘(35)

(اور سلام ہو پیغمبروں پر۔)

’’سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ‘‘(36)

(تم پر سلام ہو یہ کہ رب رحیم کی طرف سے فرمایا جائے گا۔)

30۔ سلیم شہزاد، فرہنگ ادبیات، ص ۴۴۱

31۔ ایضاً

32۔ مریم:۱۹:۱۵

33۔ مریم:۱۹:۳۳

34۔ نحل:۲۷:۵۹

35۔ الصافات:۳۷:۱۸۱

36۔ یس:۳۶:۵۸


OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 29, 2025

قرآنی آیات میں لفظ "سلام" کی وضاحت ہو رہی ہے اور یہ بات حقیقت ہے کہ "سلام" کی بہت زیادہ اہمیت ہے. پیغمبروں کے یوم پیدائش پر سلامتی دی جارہی ہے یعنی سلام بھیجا جارہا ہے۔ کہیں نیک بندوں پر سلامتی کا پیغام دیا جارہا ہے۔

قرآن پاک کی اس آیت میں سلام کی مستقل حیثیت کو بیان کیا جارہا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا''(37)

(بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔)

یعنی اس قرآنی آیت میں یہ واضح حکم دیا جارہا ہے کہ تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ۔ وسلم پر درود بھی بھیجو اور سلام بھی بھیجو یعنی اس آیت کریمہ میں دو الگ حکم دیے جارہے ہیں اس لیے کہ سلام ہی ذریعہ مدح وستائش ہے۔ نعتیہ ادب میں اگر دیکھا جائے تو کئی شعراء نے نعت کے ساتھ سلام بھی کہے یا تو شعراء نے نعت میں لفظ سلام استعمال کیا اور یا علیحدہ سے باقاعدہ سلام کہے۔ کیونکہ سلام بھی نعت کی صنف سخن ہے اور مستقل صنف سخن رہی ہے۔ نعتیہ شاعری میں جہاں حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت کا ذکر کیا گیا وہیں سلام بھی کہے گے۔ اجمالی سلام کا عربی اردو اور فارسی میں ذخیرہ موجود ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

سلام علی قبر النبی محمد
نبی الهدیٰ والمصطفیٰ والمئد(38)

سلام علیک اے نبی مکرم — مکرم تراز آدم و نسل آدم
سلام علیک ای ز آبادی علوی — بصورت مؤخر بمعنی مقدم (39)

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود — گلِ باغِ رِسالت پہ لاکھوں سلام (40)

سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی — سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

37۔ الاحزاب ۳۳:۵۶

38۔ شکری فیصل، ڈاکٹر، دیوانِ ابوالعتاہیہ، مطبوعہ دمشق، ۱۹۶۵ء
عبداللہ عباس ندوی، ڈاکٹر، عربی میں نعتیہ کلام، میزان ادب بہادر شاہ مارکیٹ، کراچی، ۱۹۷۸ء، ص ۱۲۹

39۔ عبدالرحمٰن جامی، مولانا، کلیاتِ جامی، مطبع منشی نولکشور، لکھنؤ، ۱۹۳۰ء، ص ۲۷

40۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی، حدائق بخشش، حصہ دوم، مجلس المدینۃ علمیہ، کراچی، ص ۲۹۵


CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

سلام اُس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے — سلام اُس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دی — سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دی
سلام اُس پر کہ دشمن کو حیاتِ جاوداں دے دی — سلام اُس پر ابوسفیان کو جس نے اماں دے دی(41)

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر درود و سلام بھیجنا حکمِ الٰہی کی تعمیل ہے جو شعراء کرام نے اپنے اپنے فہم کے مطابق اپنے اپنے انداز میں کرنے کی کوشش کی ہے، جب کہ مذکورہ صلوۃ وسلام پر مبنی اقتباسات سے اندازہ ہوتا ہے کہ شعراء نے سادگی اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ مقفع و مسجع الفاظ و تراکیب کا استعمال کیا ہے۔

41۔ ماہر القادری، ذکر جمیل، نفیس اکیڈمی، حیدرآباد دکن، ص ۴۶۔۵۱


OPEN ACCESS
CC BY